سلسلہ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ نمبر ۲۱۶

حسین ایک ایسا تعارف

از

سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی دام ظلہٗ
مجتہد العصر

مطبوعہ سرفراز قومی پریس۔ لکھنؤ

قیمت:- آٹھ نئے پیسے

تعارف

زیر نظر رسالہ سرکار سید العلماء دام ظلہ کا ایک گراں قدر مقالہ ہے جو اس سے قبل بعض اخبار و رسائل میں شائع بھی ہوچکا ہے اور امسال ہم اس کو اپنے حسینی لٹریچر میں شامل کرکے شایع کررہے ہیں تاکہ اس کی زیادہ سے زیادہ نشر و اشاعت ہوسکے۔

یقین ہے کہ افراد ملت اس رسالہ کی بھی کثیر سے کثیر تعداد طلب فرماکر زمانہ عزا میں برادران وطن میں مفت تقسیم فرمائیں گے۔ اور عند اللہ و عند الرسولؐ ماجور ہوں گے۔

الداعی الی الخیر

محرم ۱۳۸۴ھ

سید ابن حسین نقوی عفی عنہ

آنریری سکریٹری امامیہ مشن۔ لکھنؤ ۳

حسین حسینؑ • ایک تعارف

تعارف کی ضرورت اُن کے لیے ہے جو محرم کے موقع پر حسینؑ حسینؑ کی آوازیں سنتے ہیں۔ اخباروں کے مخصوص شماروں پر محرم میں "حسینؑ نمبر" لکھا دیکھتے ہیں مگر جانتے نہیں کہ یہ حسینؑ کون ہیں؟ یا ان کے لیے کسی جلوس عزا کو ننگے سر، ننگے پیر سڑکوں پر دیکھتے، کسی گھوڑے (شبیہہ ذوالجناح) کو اس شان سے دیکھتے ہیں کہ باگیں کٹی ہوئی ہیں، خون بہا ہوا ہے، جسم پر جا بجا تیر پیوست ہیں، یا کسی تابوت کو خون آلودہ چادر سے ڈھکا ہوا دیکھتے ہیں۔ اور ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس کی یاد تازہ کی جا رہی ہے، پہلی صورت میں اسم سے مسمی کی تلاش ہوتی ہے، اور دوسری صورت میں صفات سے موصوف کی جستجو، یا منسوبات سے منسوب الیہ کی طلب پیدا ہوتی ہے، اور یہی ان مظاہر عزا کا وہ افادی پہلو ہے جس کی بنا پر دوستدارانِ حسینؑ ان کی بقا کو اپنی حیات کا خزانۂ عامرہ سمجھتے ہیں، اور مخالفین ان کے مقابلہ میں جارحانہ کوششوں کو اپنی زندگی کا نصب العین سمجھتے ہیں۔

یہ تعارف کا وہ سطحی پہلو ہے جس کیلئے زیادہ غور و فکر کی ضرورت نہیں لیکن اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو جو حضرت حسینؑ ابن علی علیہ السلام کے نام کا ورد رکھتے ہیں، اور آپکے ذکر کا دن رات شغل رکھتے ہیں انہیں بھی اکثر و بیشتر آپ کی عظمت کا پورا تصور اور آپکے اس کارنامۂ جاویدی کی گہرائیوں کا کامل احساس نہیں ہے۔ اس لیے وہ خود محتاج تعارف ہیں۔

مگر یہ پہلو تعارف کا وہ ہے جس کا حق اسی وقت ادا کیا جا سکتا ہے جب تعارف کرانے والا خود اس حیثیت سے معرفت حسینؑ کا مدعی ہو اور یہ دعویٰ کرنا مادی ماحول میں گھرے ہوئے ایک شخص کیلئے کوئی آسان بات نہیں ہے۔ بہرحال یہ ایک مشکل مرحلہ ہے جسکے طے کرنیکی اس وقت میں اپنے آپ میں طاقت محسوس نہیں کرتا، نہ اس محدود مقالہ کا تنگ ظرف اس کی وسعت کیلئے کافی ہو سکتا ہے۔

سردست یہ تعارف انہی افراد کیلئے ہے جو اس فرد سے تقریباً بالکل ہی ناواقف ہیں۔

ایسا تو شاید کوئی تعلیم یافتہ نہ ہوگا، جس نے اسلام کا نام نہ سنا ہو، مذہبی اعتبار سے دین اسلام ازل سے ہے، اور سب پیغمبر خدا کی طرف سے آتے رہے

کی اشاعت کیلئے آئے، مگر اس دین کا نام اسلام اور اس کے پیروؤں کا نام مسلم سب سے پہلے خلیل خدا حضرت ابراہیمؑ نے رکھا، اور اس اعتبار سے وہ مسلمانوں کے مورث اعلیٰ سمجھے جا سکتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کے دو بیٹے تھے، اسحاقؑ اور اسمٰعیلؑ۔ حضرت اسحٰقؑ سلسلۂ بنی اسرائیل کے مورث اعلیٰ تھے، جن میں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ مشہور انبیاء مبعوث ہوئے اور توریت، انجیل اور زبور کتابیں نازل ہوئیں، اور دوسرے حضرت اسمٰعیلؑ تھے جنھیں حضرت ابراہیمؑ نے شیر خوارگی کے عالم میں آپکی والدۂ گرامی ہاجرہؑ کے ساتھ مکہ کی سرزمین پہ پہنچا دیا جس میں خانۂ کعبہ واقع ہے، اور کعبہ کی تعمیر بھی انھیں باپ بیٹے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ نے کی۔

اسمٰعیلؑ کے بارہ فرزند تھے، اُن میں نابت اور قیدار کی اولاد حجاز میں آباد ہوئی، اور قیدار کی اولاد میں عدنان ہوئے، جنکی نسل میں نضر بن کنانہ اور فہر بن مالک بن نضر اور قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر کی اولاد قریش کے لقب سے مشہور ہوئی۔

قصی بن کلاب نے بڑا نام پیدا کیا اور بڑے کارنامے انجام دیئے۔ انھوں نے دار الندوہ (محل مشاورت) کے نام سے ایک عمارت بنوا کر ایسی، جس میں سب جمع ہو کر کام انجام

دیے جاتے تھے۔ انکے یہ معاشرت کے قوانین منضبط کیے، اور خراج کی وصولی اور حاجیوں کے خورونوش کا انتظام کرایا انھوں نے شراب خواری کی مذمت کی اور اس کی مضرتوں کا اعلان کیا۔ قصی کے فرزندوں میں عبد مناف اوصاف و کمالات میں اپنے بزرگوں کے حقیقی جانشین تھے اور انکے فرزندوں میں ہاشم نہایت بااثر اور ممتاز تھے۔ کعبہ کی معزز خدمتیں، حاجیوں کی سیرابی و ضیافت انکے سپرد کی گئیں جو انھوں نے بہت قابلیت سے انجام دیں۔ انکے مقابلہ میں امیہ بن عبد شمس جو بنی امیہ کا مورث اعلیٰ تھا ناکام ہو کر جلاوطن ہو کر شام کی طرف نکلا اور وہاں اپنا مستقر بنایا۔

ہاشم ان کا لقب اس وجہ سے ہوا کہ انھوں نے قحط کے زمانہ میں اہل مکہ کو روٹیوں کے ٹکڑے شوربے میں بھگو کر کھلائے۔ عربی میں ہشم چورا کرنے کو کہتے ہیں۔ ہاشم کے بیٹے عبد المطلب تھے جو شرف، عظمت اور شہرت میں اپنے اکثر بزرگوں پر بھی فوقیت لے گئے، اور سید البطحا کے خطاب سے مشہور ہوئے۔ جو ان کی اولاد میں باقی رہ گیا چنانچہ انھیں کی اولاد ہے جو سادات کہلاتی ہے۔

عبد المطلب کے دس بیٹوں میں سے دو بیٹے عبد اللہ اور ابو طالب تھے۔ عبد اللہ کے فرزند پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفےٰ تھے جنھوں نے دنیا کو کامل توحید کا پیغام پہنچایا۔ اور بت پرستی، اقتدار پرستی، سرمایہ پرستی، غرض کہ غیر اللہ کی ہر طرح

پرستش سے مخالفت کی اور ابوطالب کے فرزند امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ ؑ تھے جو اشاعت اسلام میں حضرت پیغمبر اسلام کے ہمیشہ دست و بازو بنے رہے۔ یہاں تک کہ جب مخالفین اسلام نے فوجی طاقتوں کے ساتھ مسلمانوں پر چڑھائی کی اور بدر، احد، خندق وخیبر کی لڑائیاں ہوئیں تو ان تمام لڑائیوں میں حق و صداقت کی روحانی طاقت کے ساتھ حضرت علی مرتضیٰ ؑ کی تلوار تھی جو ہر موقع پر اسلام کی فتحمندی کا سبب بنی رہی۔

حضرت پیغمبر خدا کی ایک بیٹی تھیں فاطمہ زہرا جن کی ان کے بلند اوصاف کی بناء پر آپ اتنی عزت کرتے تھے کہ جب وہ آپ کے پاس آتی تھیں تو آپ تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے، اور بکثرت حدیثیں آپ نے ان کی فضیلت کے بارے میں ارشاد کیں جن میں ایک یہ تھی کہ وہ سردار زنان جنت اور سردار زنان اہل ایمان ہیں، اور فرمایا کہ فاطمہ ؑ بضعۃ منی، یعنی فاطمہ ؑ میرا ایک ٹکڑا ہے۔ ان کی شادی حضرت علی مرتضیٰ ؑ سے ہوئی، اور انہی دونوں مقدس اور بزرگ ماں باپ سے دو فرزند پیدا ہوئے ایک حسن مجتبیٰ ؑ اور دوسرے حضرت امام حسین ؑ شہید کربلا، جن کا نام حسین حسین کے الفاظ میں محرم کے زمانہ میں اکثر شہروں اور دیہاتوں میں اکثر مکانات اور تقریباً ہر رہ گذر پر سنائی دیتا ہے۔

حضرت امام حسین ؑ پیغمبر اسلام ؐ کے نواسے اور حضرت علی ؑ کے بیٹے تھے، آپ کی زندگی اسلامی تعلیمات کا مکمل نمونہ تھی، اور شیعہ

مسلمان آپ کو تیسرا امام یعنی پیغمبر خدا کا تیسرا جانشین اور رسول کے بعد خدا کی طرف کا مقرر کردہ تیسرا رہبر دین مانتے ہیں۔

شام کا حاکم یزید، جو آوارہ مزاج، شراب خوار اور بڑا ہی فاسق و فاجر تھا۔ آپ سے غیر مشروط طور پر اپنی اطاعت کا عہد لینا چاہتا تھا۔ اسے آپ نے گوارا نہ کیا۔ اسی بنا پر یزیدی فوج نے آپ پر چڑھائی کی اور ۱۰ محرم سنہ ۶۱ھ کو کربلا کی سرزمین پر تین دن کی بھوک اور پیاس میں آپ کے جاں نثار ساتھی، اور جوان و کمسن بیٹے، بھائی، بھتیجے، بھانجے یہاں تک کہ شیر خوار چھ مہینے کا بچہ تک دشمنوں کی تلواروں، نیزوں اور تیروں کا نشانہ ہو گئے۔

آپ کے خیام میں آگ لگا دی اور آپ کے پسماندگان کو جن میں صرف ایک مرد یعنی بیمار فرزند زین العابدین تھے اور جنہیں پیغمبر اسلام کی حقیقی نواسیاں تک موجود تھیں قید کر کے انتہائی ظلم و بربریت کے ساتھ کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے شام لے گئے۔

یہی دردناک اور دلدوز مثالی کارنامہ ہے جس کی یاد ہر سال ماہ محرم میں تازہ کی جاتی ہے اور اس کی یادگار میں اخباروں کے مخصوص شمارے "حسین نمبر یا محرم نمبر" کے نام سے شائع کئے جاتے ہیں۔

پبلشر:- مرزا حیدر حسین اسسٹنٹ سکریٹری امامیہ مشن لکھنؤ